غیر مسنون درود و سلام کی پیوندکاری کر کے خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دیجئے ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں میں نہ ہو جانا چاہیے ۔ ؎

زمیں بر صوفی و ملاں سلامے — کہ قولِ خدا گفتند مارا

ولے در تاویل ایشاں ہر انداختند — خدا و جبرئیل و مصطفیٰؐ را

جیسا کہ بعض آدمی بڑے بدنصیب ہوتے ہیں، ان کی نیکی بھی نیکی نہیں رہتی اسی طرح ہماری موجودہ فوجی گورنمنٹ بھی اتنے تضاد اور نفاق کی شکار ہے کہ یہ کوئی نیکی بھی کرتی ہے تو اس میں بھی یہ بدنامی کی الائشوں سے محفوظ نہیں رہ سکتی ۔ اسے کس حکیم نے یہ بتایا تھا کہ اوقاف کی مساجد کے خطباء کو آذان سے قبل مروجہ غیر مسنون درود و سلام ترک کرنے کا پابند کرے ؟ اگر حکومت نے یہ کام محض عالم اسلام کے بعض ملکوں کو خوش کرنے کے لیے کیا تھا تو یہ بالکل غلط تھا ۔ ان کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تا کہ ملک میں نہ کوئی مسئلہ پیدا ہوتا نہ چھیڑ چھاڑ کی کوئی گنجائش واقع ہوتی ۔ اگر مسئلہ کی تحقیق کے بعد یہ محض سنت کے فروغ کے جذبہ کے رو سے کیا تھا تو پھر اُسے اس بھونڈے انداز سے واپس لینے کا کیا معنیٰ ۔ حکومت کا معاملہ کچھ عجیب سا ہے کہ آج ایک حکم نافذ کرتی ہے کل چند اشخاص کے شور و غوغہ سے متاثر ہو کر اسے واپس لیتی ہے ۔ اب اس کی بدنصیبی و بدبختی دیکھیے کہ یہی انداز اس نئے مسائل سے بھی شروع کر دیا ہے ۔ اس سرکلر کے جاری کرنے سے قبل اس کو سو بار سوچنا چاہیئے تھا ۔ کہ اس کے عواقب و نتائج کیا ہوں گے اس کا ردِ عمل کیا ہوگا ؟ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ اہلحدیث و دیوبندی اور بریلوی جماعتوں کے بالغ النظر راست باز اہلِ علم سے اس بارے میں دریافت کر لیا جاتا ۔ ایک ایسا مذاکرہ رکھ لیتے جس میں تینوں جماعتوں کے بالغ النظر راست باز اہلِ علم اپنا موقف پیش کر دیتے ۔ ہائیکورٹ، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے پانچ جج اس مذاکرہ کی صدارت فرماتے اور مذاکرہ کے بعد یہ جج اپنا فیصلہ صادر فرما دیتے کہ ان تینوں میں سے کس کا موقف اقرب الی کتاب وسنۃ ہے ۔ اور پھر ججوں کے اسی فیصلے کو نافذ کر دیا جاتا ۔ تا کہ اسے واپس لینے کی حکومت کو یہ رسوائی تو نہ پیش آتی ۔ معلوم یوں ہوتا ہے، ہماری نازک مزاج افسر شاہی کسی پہلو فوجی حکومت کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی ۔ حکومت کی کمزوری متضاد عملی اور نفاق کا اندازہ کیجیے ۔ کہ چند گم نام مولوی خارجی اشاروں پر غوغہ آرائی کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ تو حکومت گھٹنے ٹیک دیتی ہے ۔ اس کے صوبائی وزیر یا تدبیر اپنی ناتجربہ کاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہایت بھونڈے انداز سے معذرت کرتے ہیں ۔ کیا مضبوط مستحکم با اصول اور انصاف پسند حکومتیں ایسا ہی کیا کرتی ہیں ؟ حکومت

کو سوچنا چاہیے کہ ان کے ہر کام میں ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی ان کا مقدر کیوں بن گئی ہے؟

پاکستان میں شیعہ حضرات نے تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے عنوان سے اندرونی بیرونی منصوبوں کے تحت ایک عرصہ سے جارحانہ انداز اختیار کیا ہوا ہے صدر ضیاء صاحب اور ان کی گورنمنٹ خمینی کے جنود سے ایسے متوحش ہوئے ہیں کہ صدر صاحب ہر ہر معاملے میں ان کے سامنے گھٹنے ٹیکتے چلے گئے حتیٰ کہ شیعوں کو عشر زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔ عشر و زکوٰۃ مسلمانوں پر فرض ہے شیعہ اگر مسلمان ہیں تو عشر و زکوٰۃ سے مستثنیٰ کیوں؟ اگر یہ عشر و زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں تو پھر انہیں از خود ہی اسلام کا لبادہ اتار دینا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کا عشر و زکوٰۃ سے استثنیٰ اور انکار روحِ صدیقِ اکبر رض کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے۔ نہ جانے صدر ضیاء جیسا ذہین و فطین شخص اس بات کو کیوں نہ سمجھ پایا۔ پھر عشرۂ محرم میں حکومت کی ہر چیز کو شیعی تبلیغ و فروغ کے لیے وقف کر دینا یہ کہاں انصاف ہے؛ اس سال اکثر مقامات پر شیعہ کے عزائم خاصے خوفناک اور جارحانہ تھے کیونکہ انہیں حکومت کی بارگاہ سے پورا پورا تحفظ حاصل تھا۔ اب اس شیعی جارحیت کے ردِ عمل میں اہلِ سنت کے مضبوط گروہ دیوبندی حنفیوں نے اسلام آباد راولپنڈی میں سنی کنونشن کر کے ایک نئے موقف بلکہ فتنہ کی طرح ڈالی ہے کہ پاکستان کو حنفی سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے اور اس میں شیعوں کو وہی مراعات دی جائیں جو ایران میں سنیوں کو دی جاتی ہیں۔ ہم اپنے واجب الاحترام دیوبندی علمائے کرام سے بادب و احترام گزارش کریں گے کہ آپکا موقف کہیں کلمۃ حق ارید بہ الباطل کا صحیح آئینہ دار تو نہیں؟ شیعی جارحیت کا ردِ عمل یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے جو آپنے مشروع کر رکھا ہے۔ جہاں تک شیعی جارحیت کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ جارحیت ہی ہے اس باب میں ہم آپ کے موقف کی پر زور تائید کرتے ہیں اور ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ شیعی جارحیت کو لگام دیں۔ ان کی یہ جارحیت اور ان کے یہ جارحانہ عزائم ملک میں کسی خوشگوار مستقبل کے آئینہ دار نہیں ہو سکتے۔ باقی رہی سُنی سیٹیٹ کی بات تو ہمارے فاضل دیوبندی بھائیو! یہ مملکتِ خدا داد پاکستان لاکھوں انسانی قربانیوں سے محض اور محض اسلام کے نام پر وجود میں آئی ہے اس کی آزادی اور استقلال میں اہلحدیث دیوبندی بریلوی اور شیعہ سب کی قربانیاں یکساں ہیں۔ اور اب اس کا وجود اس کا بقا اس کے استحکام کا راز ملک کے اتحاد و اتفاق میں مضمر ہے۔ علاقائی فتنے تو پہلے ہی سر اٹھا چکے ہیں اب مذہب کے نام پر مزید سر پھٹول اس کی تباہی کا پیش خیمہ ہوگا۔ لبنان کو دیکھئے پہلے وہ لبنانی اسرائیلی میں تقسیم ہوا۔ پھر عیسائی اور مسلمان کا تفرقہ ڈالا گیا۔ بعد ازاں فلسطینی اور لبنانی

کشت و خون کا نشانہ بنے اور اب شیعہ سنی ایک دوسرے کا گلہ کاٹ رہے ہیں۔ پاکستان میں شیعہ، دیوبندی، بریلوی نام کی سٹیٹیں اگر عالم وجود میں آگئیں تو نوشتہ دیوار پڑھ لیں۔ تباہی آپ کا پیش خیمہ بربادی آپ کا ہراول دستہ اور قتل و خون ریزی اس کا ثمر خبیث ہوگا۔

دیوبندی دوستو! وہ وقت بھول گئے جب آپ نے ہر ملی تحریک میں شیعوں کو شامل کرنے اور ان کو خوش کرنے کے لیے مشرکانہ نعروں کو بھی برداشت کیا آج تم میں اتنی شدت اور حدت پیدا ہوگئی ہے کہ حنفی نعرہ لگا کر میدان میں اتر آئے ہو۔ ہمارے ایک بزرگ دانا نے بھی اپنی نادانی سے اولاً آپ کے اس موقف کی تائید کی لیکن اللہ پاک نے جب ان کو ہدایت دی تو اس نے اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے اس کا ازالہ کر دیا۔ تعجب ہے ایک طرف آپ لوگ سرکار دربار کو خوش کرنے کے لیے محرم میں امن کمیٹیاں بنا کر اپنی چوہدراہٹ بناتے ہیں دوسری طرف سُنی سٹیٹ کا مطالبہ ہے۔ آپ کے قول و عمل اور گفتار و کردار میں یہ بُعد المشرقین کیوں؟

ے
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانوں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

(م۔ الف۔ س)

بقیہ:۔ خبر واحد کی شرعی حیثیت

پیش کرتے ہیں۔

ولا تقف ما لیس لک به علم (اسراء - ۳۶)

اے مخاطب جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔

ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (نساء - ۱۷۰)

اللہ تعالیٰ کی نسبت سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہو۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً (

اور بلاشبہ امرِ حق کے مقابلہ میں گمان اور اٹکل کی باتیں ذرا بھی مفید نہیں ہوسکتیں۔

(باقی آئندہ)